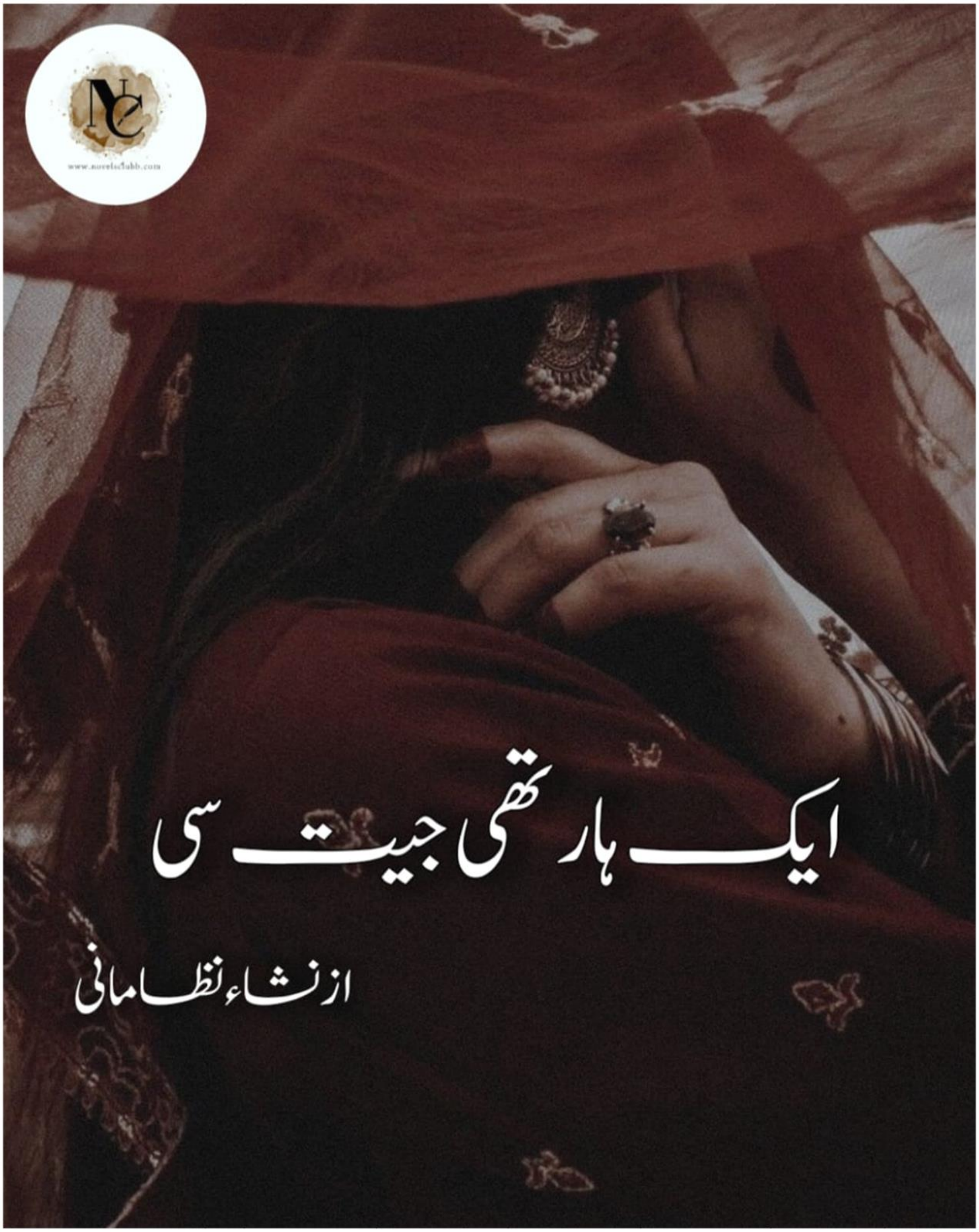
ایک ہار تھی جیت سی
از نشاء نظامانی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# اک ہار تھی جیت سی

# از قلم نشاء نظامانی

اک ہار تھی جیت سی

از قلم :نِشاء نظامانی

قسط_5

www.novelsclubb.com

رایداور تیمور ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے آج بھی سر براہی کرسی پے ڈی.جی-سی ٹی صاحب موجود تھے ان کی نگاہوں کا مرکز وہ کاغذات تھے جو ان کے سامنے میز پے رکھے تھے۔۔انہوں نے بس ایک نگاہ اٹھا کے رایداور تیمور کو دیکھا تھا،،،

بیٹھ جاؤ شاہ" ان کے بولتے ہی رائد بیٹھ چکا تھا اور تیمور کو بھی اپنے برابر والی کرسی پے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا،،

تیمور جانتا تھا وہ اس ساری ملاقات میں صرف نظر انداز ہی ہونے والا ہے۔۔ جب دو سینیئر افسر موجود ہوں تو آپ جیسے چھوٹے موٹے ایجنٹ کو کوئی کہاں پوچھے گا۔۔۔

تم درست تھے" ڈی جی سی ٹی کی یے بات رائد کے لیئے کوئی نئ بات نہیں تھی وہ جانتا تھا وہ درست تھا۔۔ وہ بغیر سوچے سمجھے کچھ بھی نہیں کیا کرتا تھا،،

www.novelsclubb.com

ڈی جی سی ٹی صاحب کچھ بولنے لگے تھے ان سے پہلے رائد بول اٹھا۔۔ "کافی۔۔ ہم دونوں ہی کافی لیں گے"

رائد کی بات پر ڈی جی سی ٹی صاحب اور تیمور دونوں نے عجیب ہی نظروں سے اسے دیکھا تھا لیکن رائد نے اس چیز کا کوئی اثر نہیں لیا۔۔۔

ڈی جی سی ٹی صاحب نے اب کاغذات راید کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔"دیکھ لو تم" راید اب ان کاغذات کے صفحات پلٹ رہا تھا اور ہر ایک صفحے پے ایک سرسری سی نظر ڈالتا۔۔

راید نے اب کچھ کہنے کے لیئے لب کھولے تھے لیکن دروازہ کھلنے کی آواز پے وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔یقیناً ڈی جی سی ٹی صاحب کو معلوم تھا وہ کافی ہی لیں گے اس لیئے شاید پہلے سے انہوں نے اپنے ملازم کو کافی کا حکم دے دیا تھا جبھی دو منٹ کے اندر کافی ان کے سامنے موجود تھی۔۔۔

ایک کم عمر لڑکا اندر داخل ہوا تھا جس نے سر پے پٹھانوں والی ٹوپی جمائی ہوئی تھی جو یقیناً پٹھان ہی تھا۔۔۔اس نے ان لوگوں کی طرف نظر اٹھا کے نہیں دیکھا تھا بس کافی کے دو مگ اور ایک چائے کا مگ ان کے درمیان پڑی میز پے رکھا تھا اور باہر نکل گیا تھا۔۔۔راید کی نظریں تب تک اس پے جمی ہوئی تھی جب تک وہ کمرے سے باہر نہیں نکل گیا۔۔۔

اس کے کمرے سے باہر نکلتے ہی راید نے کرسی کو ٹیک لگائی تھی اور ان کاغذات کو میز سے اٹھا کے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا تھا اب وہ کاغذات اس کے چہرے کے سامنے تھے ڈی جی سی ٹی صاحب اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے تھے البتہ تیمور اس کے چہرے کو بائیں جانب سے دیکھ سکتا تھا،،،،

"میں نے کہا تھا ان کا ٹھکانہ ہمارے ملک میں ہے۔۔میں نے کہا تھا بات چھوٹے موٹے دہشتگردوں کی نہیں ہے،،اور میں نے یے بھی کہا تھا ان کا گڑھ یہیں کہیں بنا ہوا ہے" اس نے بات مکمل کر کے کاغذات سامنے سے ہٹائے تھے اور ڈی جی سی ٹی صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈی جی سی ٹی صاحب کی نظریں پہلے سے اس پے جمی ہوئی تھی۔۔

ان کا جو سردار ہے میں نہیں جانتا وہ کون ہے کیا نام ہے اور وہ کس پہچان سے رہ رہا ہے" "یہاں،، لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے

ڈی جی سی ٹی صاحب نے یہ کہہ کر دوسرے کاغذات اٹھائے تھے جن میں یقیناً اس آدمی کی مزید اطلاعات درج تھی۔۔جو ڈی جی سی ٹی صاحب نے نکلوائی تھی۔۔

راید خاموشی سے ان کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا،،

ان کا سردار کہلو میں ہے،،، کہلو کوئٹہ سے 350 کلومیٹر کے فاصلے پر صوبہ بلوچستان کا" "ایک ضلع ہے

www.novelsclubb.com

تیمور کو یہ بات حیران کن لگی تھی۔۔۔"وہ لوگ اس بنجر زمین پے کیوں رہیں گے؟؟وہ بولے بغیر نہیں رہ سکا۔

تو تمہیں کیا لگتا ہے وہ یہاں اسلام آباد میں داخل ہوں گے ؟؟ ہمارے بیچ میں رہ کے اپنی" جان خطرے میں ڈالیں گے ؟؟ نہیں کبھی نہیں وہ سردار جان کے اس نے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جہاں ہمارا شک نہ جائے۔۔اور وہ یقیناً کسی پہاڑی علاقے میں ہو گا ہمیں اس کے بندے پکڑنے ہوں گے پہلے پھر ہمیں ان سے اس کی جگہ کا پتہ اگلوانا ہو گا ہمیں معلوم کرنا ہو گا کتنے آدمی ہیں۔۔ان کا منصوبہ کیا ہے پھر ہم اگلا قدم اٹھائیں گے،،

رایدکی بات ڈی جی سی ٹی صاحب نے خاموشی سے سنی تھی۔۔۔

ان کا نشانہ فلحال پاکستان ایئر فورس ہسپتال ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ڈی جی سی ٹی صاحب کی بات پے وہ دونوں چونکے تھے۔۔رایدکی مٹھیاں تک غصے سے بھینچ گئی تھی،،،

شاہ یے جو سردار ہے ان کا یے بہت عرصے سے یہاں گھسا ہوا ہے۔۔۔ ہمیں ان کو تباہ" کرنا ہے ہمیں یہاں سے نکالنا ہے انہیں۔۔ وہ کم لوگ نہیں ہوں گے یقیناً زیادہ ہوں گے۔۔ ہمیں ہمارے بیچ کا غدار بھی پکڑنا ہے جس کی مدد سے یے سب ہوا۔۔۔ سب سے پہلے تو ہمیں ان کا پاکستان ایئر فورس ہسپتال پے حملہ ناکام بنانا ہے،،، تم اپنی کرسی سنبھالو اب وقت آگیا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے "رائد نے بات سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔"

تم اپنی ٹیم بناؤ اور بلوچستان بھیجو "ڈی جی سی ٹی افسر نے اپنا اگلا حکم دیا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

میں ٹیم نہیں بناؤں گا "رائد کی بات ڈی جی سی ٹی صاحب کو سمجھ نہیں آئی۔۔۔"

میں خود جاؤں گا میں اور دانیال جائیں گے وہاں۔۔۔ہم وہ نہیں کریں گے جو وہ سوچ رہے ہیں ہمارے بارے میں۔۔۔وہ ہر چیز سے ناواقف ہیں ان کو لگتا ہے ہمیں ان کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔۔اور اگر معلوم ہو بھی گیا تو ہم اپنی ٹیم بھیجیں گے لیکن۔۔۔ ایسا بلکل نہیں ہو گا" راید نے اپنے آخری الفاظ چبا چبا کے ادا کیئے تھے،،،

جیسا تم کہہ رہے ہو ایسا بھی کچھ نہیں ہو گا۔۔راید شاہ اپنی کرسی سنبھالو ورنہ پچھتاؤ گے """ ڈی جی سی ٹی صاحب نے اپنا وہی روایتی جملہ ادا کیا تھا جس کا راید نے کوئی اثر نہیں لیا تھا۔۔۔

نہیں ابھی اگر میں نے اپنی کرسی سنبھال لی تو پچھتاؤں گا۔۔میں ٹیم نہیں بناؤں گا میں" خود جاؤں گا میں اور دانیال جائیں گے،،، ہم وہ کریں گے جن کی ان کو توقع بھی نہیں ہو گی اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں دس دن میں اس آدمی کو پکڑ کے سامنے لاؤں گا،،،

راید اپنی بات کہہ کے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔اسے اب جانا تھا۔۔۔ تیمور بھی اس کے ساتھ ہی اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔۔۔

دس دن بہت کم ہیں راید "ڈی جی سی ٹی صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے اب۔۔۔"

میرے منصوبے کے حساب سے دس دن ہی پرفیکٹ ہیں۔۔خدا حافظ۔۔۔یہ کہہ کر وہ" باہر نکلا تھا تیمور بھی اس کے پیچھے ہی وہاں سے نکل آیا تھا وہ جانتا تھا اب اس نے کیا کرنا ہے۔۔۔

*******

www.novelsclubb.com

صبح یونیورسٹی جانے سے پہلے وہ عالیان کے ساتھ کھیل رہی تھی اور اس کو ناشتہ بھی کروا رہی تھی جب اس کے موبائل کی اسکرین روشن ہوئی۔۔۔اس نے موبائل آن کر کے دیکھا کسی انجان نمبر سے ایک ٹیکسٹ آیا ہوا تھا۔۔۔

"میں آج رات آٹھ بجے تم سے ملنا چاہتا ہوں"

کون ؟اس نے لکھ کے سینڈ کا بٹن دبایا"

اور موبائل فون اس نے واپس رکھ دیا تھا اس کے موبائل رکھتے ہی دوبارہ سے اسکرین روشن ہوئی۔۔۔اس کو اتنی جلدی جواب کی توقع ہر گز نہیں تھی،، لیکن مقابل انتہائی فارغ انسان تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کون ہوں کیا ہوں اس کو رہنے دو بس یے جان لو کہ شاہ میر شاہ کا دوست ہوں اور اسی کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں"

صفوہ کا دل اچانک سے ڈوب کے ابھرا تھا،،،

"ملاقات کے دو ہی مول اچھے ہوتے ہیں یا تو خون ملتا ہو یا خیالات ملتے ہوں ورنہ ملاقات بے معنی ہے" صفوہ کے اس میسیج پے رائید کے لبوں پے خود بخود مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

"خون کا تو نہیں پتا لیکن خیالات ضرور ملتے ہوں گے مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے اور شاہ میر شاہ کے بارے میں کرنی ہے تمہارے لیئے بس یہی کافی ہونا چاہیے ٹھیک ہے؟؟؟ رائید نے لکھ کے سینڈ کا بٹن دبایا تھا۔۔

صفوہ نے اس میسیج کے جواب میں "اوکے" لکھ کے سینڈ کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھوپھو مجھے ناشتہ کرواؤ" وہ اس آدمی کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی جب عالیان نے" اسے پکارا۔اب اسے یاد آیا تھا وہ تو یہاں عالیان کو ناشتہ کروا رہی تھی فی الوقت اس نے اس آدمی سے دھیان ہٹایا تھا اور عالیان کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

دوسری طرف اس کے چہرے پے پریشانی در آئی تھی وہ نہیں جانتا تھا وہ کیسے اسے ملاقات کرے گا!! وہ اسے کیا کہے گا وہ جانتا تھا یے سب بہت مشکل ہے لیکن اس مشکل گھڑی سے اس کو اب گزرنا تھا۔۔۔

وہ جب تمہاری حقیقت جان گئی تو تم سے نفرت کرنے لگے گی لکھ کے لے لو میری" بات۔۔۔ صوفے کے پیچھے عیاد بوتل کا ڈھکن بند کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جو یقیناً اس کے صفوہ کے ساتھ میسیجز پڑھ چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بادام یار شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی اچھی کر لیا کر!! رائد نے انتہائی کھڑوس لہجے میں یہ" بات کہی تھی یا پھر کم از کم عیاد کو ایسا لگا تھا۔۔۔

عیاددددد "اس نے زور دیتے ہوئے بولا" میرا نام بادام نہیں عیاد ہے اور دوسری بات" میں بلکل درست کہہ رہا ہوں تم کو وقت بتائے گا" عیاد یہ کہتے ہوئے اس کے سامنے والے صوفے پہ آ کے بیٹھا تھا۔۔۔

تیمور کہاں ہے؟ رائد نے اس کی بات سن کے ان سنی کر دی تھی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ رہا میں سر" تیمور اور دانیال دونوں کو رائد نے ادھر ہی روک لیا تھا رات۔۔۔" دانیال نجانے کہاں گم تھا۔۔ لیکن تیمور ابھی کچن سے چائے کا مگ ہاتھ میں پکڑے اپنے گھنگریالے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کی جانب سیٹ کرتے ہوئے لاؤنج میں آ رہا تھا۔۔۔

مجھے تم سے اور بادام "ایک لمحے کے لیئے وہ رکا تھا بادام کی شکل دیکھی پھر اپنی غلطی "درست کی "عیاد سے بات کرنی ہے

تھینک یو "عیاد نے ایسے کہا تھا جیسے جان چھڑوائی ہو۔۔ "

تیموراب راید کے برابر میں بیٹھ چکا تھا جبکہ عیاد سامنے والے صوفے پے براجمان تھا۔۔۔

تم دونوں کو پی اے ایف ہسپتال میں داخل ہو کے ہر وقت وہاں نظر رکھنی ہے اور جو "ضروری ہو وہ کرو گے"

راید نے ان دونوں کو حکم دیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیسے ؟؟ عیاد نے بائیں جانب والا ابرو اٹھا کے سوال کیا تھا۔۔۔ "

رایداس کی بات کا جواب دیئے بغیر اٹھ کے اپنے کمرے میں گیا تھا۔۔وہ نا سمجھی سے اس کا انتظار کرنے لگے اور اگلے ہی منٹ وہ واپس آیا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک آرمی افسر کی وردی تھی۔۔عیاد اور تیمور دونوں نے نا سمجھی سے بغور اس وردی کو دیکھا۔۔

اب راید نے اس وردی کو سیدھا کیا تھا ان دونوں کی نگاہیں اب سامنے لگے نیم پلیٹ پے گئی تھی۔۔

لیفٹینٹ میجر شاہ میر شاہ" ان دونوں نے بدقت راید کی جانب دیکھا تھا وہ دونوں اس کا" ارادہ سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بادام یے وردی تم اس ہسپتال کے مالک سے ملاقات کے وقت استعمال کرو گے۔۔تم" شاہ میر شاہ بن کے اسے ملاقات کرو گے اس کو اعتماد میں لو گے اور پھر تمہیں اس ہسپتال میں جب چاہے مرضی داخل ہو تم کو اجازت ہو گی۔۔ہاں لیکن اس کے بعد پھر تم اپنی

پہچان خفیہ رکھو گے "رائد نے ایک ہی سانس میں اپنی بات ختم کی تھی وہ جانتا تھا اب عیاد کے سوالوں کا سلسلہ بھگتنا پڑے گا اسے!!!!

عیاد اس کی بات سن کے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا "نہیں رائد میں اتنا بیغیرت نہیں ہوں جو اس وردی کا استعمال کروں گا!! میں یے نہیں کر سکتا" عیاد نے صاف انکار کیا تھا اس کی آنکھیں بتا رہی تھی اس بات سے اس کو کس قدر تکلیف پہنچی ہے!!!!

تمہیں یے کرنا پڑے گا سمجھے؟؟؟ رائد نے حکم دیا وہ اچھی طرح جانتا تھا عیاد کو ابھی دنیا" جہاں کی خود غرضی اسی میں نظر آرہی ہو گی!!!

www.novelsclubb.com

تم بھی تو بات کر سکتے ہو اسے؟ یا پھر میں اپنی پہچان سے مل سکتا ہوں اسے تو پھر یے" سب کیوں؟؟؟

عیاد کو سمجھ نہیں آئی۔۔۔

میں سمجھ گیا" راید کے جواب دینے سے پہلے تیمور بول اٹھا تھا جو صوفے پے مطمئن انداز میں بیٹھا چائے کے سپ لے رہا تھا۔۔

راید سر کے پاس فی الحال وقت نہیں وہ آنزا ابھی کراچی میں ہے وہ پرسوں آئے گا اور پرسوں راید سر نے یہاں سے چلے جانا ہے اور تم اپنی پہچان سے بات کرو گے تو وہ تم پے شک کریں گے لیکن شاہ میر شاہ بن کے جاؤ گے تو کام آسان ہو جائے گا لیفٹیننٹ میجر سے کوئی سوال نہیں کرے گا اور اگر اس نے پوچھ گچھ کی تو بھی ریکارڈ میں شاہ میر شاہ زندہ ہے کوئی فرق نہیں پڑے گا" تیمور نے اپنی بات کہہ کے آخر میں کندھے اچکائے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

شکر کسی نے تو عقل سے کام لیا ورنہ میں سمجھا تھا یہاں سارے عقل سے پیدل ہیں""" راید بادام پے طنز کرتا ہوا صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

امید ہے اب کوئی سوال نہیں ہو گا؟ رائد نے سوالیہ انداز میں عیاد کی جانب دیکھا۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کے وہ وردی تھام لی تھی وہ اس وردی کی بہت عزت کرتا تھا اور پھر شاہ میر شاہ کی تو۔۔۔ خیر

ٹھیک ہے فیک آئی ڈی کارڈ بھی بنوا دیا ہو گا تم نے یقیناً؟ وہ جانتا تھا رائد ہر کام کر چکا ہو گا" شاہ میر کے نام کے ساتھ اس کی تصویر لگا کے،،،

"رائد نے کندھے اچکائے تھے" ہمم

www.novelsclubb.com

*******

یونیورسٹی پہنچ کے اس کے سر پے جیسے کوئی بم پھٹا تھا۔۔ایگزامس کی ڈیٹ شیٹ آگئی تھی اوراس کی کوئی تیاری نہیں تھی یے اس کے لاسٹ سیمسٹر کے فائنلز تھے اس کو ہر حال میں اپنا رزلٹ اچھا چاہیئے تھا۔۔

اس کو سوچ سوچ کے چکر آرہے تھے اففففف ایڈورٹائزنگ ،پبلک ریلیشنز اس کی کسی چیز میں تیاری نہیں تھی اور گھر میں کوئی بھی ماس کمیونیکیشن میڈیا انڈسٹریز کا اسٹوڈنٹ نہیں رہا وہ کسے ہیلپ لے گی۔۔۔

کلاسز اٹینڈ کرنے کے بعد وہ بس اسی سوچ میں پریشان ہوئے جارہی تھی۔۔

یار میرے گھر آجانا ہم مل کے کرلیں گے تیاری "ازینہ نے اس کی پریشانی بھانپ لی تھی" آخر اس کی بہترین دوست تھی وہ جانتی تھی اس کے ساتھ جو مسائل تھے،،،

ہاں ٹھیک ہے یار ویسے بھی گھر میں پڑھائی نہیں ہوتی مجھ سے "صفوہ نے فوراً ہامی بھر لی۔"

پھر اس نے موبائل فون نکالا۔۔اس کا ارادہ تو بابا کو میسیج کرنے کا تھا کہ وہ آ کے اسے یونیورسٹی سے پک کر لیں لیکن اس کی نظر اس انجان نمبر پے پڑی تھی جس سے صبح اس کو میسیجز آئے تھے،،،

اس نے ان میسیجز اور پھر ازینہ کو دیکھا جو ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے چپس کھائے جا رہی تھی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی چلتی جا رہی تھی جبکہ صفوہ نے اپنے قدم روک دیئے تھے۔۔

صفوہ کو اپنے ساتھ نہ چلتے دیکھ کے ازینہ بھی رک گئی تھی اور رک کے پیچھے کی جانب مڑی تھی۔۔۔اس کے منہ میں چپس تھے اس لیئے کچھ بولنے کے بجائے اشارہ کیا تھا

کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

صفوہ اب چار قدم چل کے اس کے عین سامنے آ کے رکی تھی۔۔۔

صفوہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن بات شروع کرنے سے پہلے لفظوں کا چناؤ کرنا چاہا،،،

کچھ پریشان سی لگ رہی ہو سب خیریت ہے ناں؟؟ازینہ چپس کا پیکیٹ زبردستی موڑ" مروڑ کے بیگ میں ڈالنے لگی تھی اس کا مطلب تھا وہ اب پوری طرح صفوہ کی طرف متوجہ ہونا چاہتی ہے۔۔۔

"ہاں کچھ بتانا چاہتی ہوں"

صفوہ نے اپنا بایاں ہاتھ اوپر کیا تھا جس میں موبائل فون تھا

"بلکہ کچھ دکھانا چاہتی ہوں"

ازینہ اب صفوہ کے بلکل برابر میں کھڑی ہو گئی تھی اور موبائل کی طرف جھک گئی تھی۔۔۔ازینہ کا قد صفوہ سے لمبا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

صفوہ کی انگلیاں انباکس کی جانب اٹھی تھی اور بلکل اوپر ایک انجان نمبر تھا جو موبائل میں محفوظ نہیں تھا۔۔۔صفوہ نے اس کا انباکس کھولا اور موبائل فون ازینہ کو پکڑا دیا۔۔۔

ازینہ نے فوراً موبائل جھپٹ لیا تھا وہ شروع سے لے کر نیچے تک تمام میسیجز پڑھتی گئی۔۔۔

میسیجز پڑھنے کے بعد اس کے چہرے پے بھی پریشانی در آئی تھی۔۔۔

تو تم نہیں ملو گی ناں اسے ؟؟"

www.novelsclubb.com

ازینہ نہیں چاہتی تھی وہ اس آدمی سے روبرو ہو،،اس نے جان کے یے سوال کیا تھا ورنہ وہ صفوہ کا میسیج دیکھ چکی تھی جس میں اس نے ہامی بھری تھی ملنے کے لیئے!!!

!!! وہ دونوں اب دوبارہ سے چلنے لگی تھی

میں ملنا چاہتی ہوں اب "صفوہ سامنے دیکھتے ہوئے چلتی جارہی تھی جہاں سے بہت سے " لوگ گزر رہے تھے کوئی اندر کی جانب جارہا تھا کوئی باہر کی جانب اور کچھ لوگ گروپ بنا کے کھڑے ہوئے تھے ہنسی مزاق قہقہے۔۔۔۔اس سب کے بیچ وہ باہر کی جانب چلتی جارہی تھیں

اب "سے کیا مطلب ؟؟؟ازینہ سمجھی نہیں تھی"

اس نے شاہ میر کا نام لیا شاید اسی لیئے میں راضی ہوگئی "وہ دونوں چلتے چلتے اب یونیورسٹی " کے گارڈن ایریا میں آگئی تھی۔۔۔۔

اور میں اسی لیئے چاہتی ہوں تم اسے ملاقات نہیں کرو!! میں نہیں چاہتی تم مزید کسی" الجھن کا شکار بنو اور دوسری بات۔۔۔ازینہ نے یے کہہ کر اپنا چہرہ صفوہ کی جانب موڑا تھا۔۔۔

صفوہ نے بھی اپنا رخ اس کی جانب کیا تھا

"ہو سکتا ہے وہ تمہیں نقصان پہنچائے"

ازینہ نے اسے خبردار کیا

www.novelsclubb.com

"مجھے کوئی کیوں نقصان پہنچائے گا میری کسی سے کوئی دشمنی تھوڑی ہے"

ہاں تمہاری تو نہیں ہے لیکن کیا معلوم شاہ میر کا پرانا دشمن ہو کوئی؟"

ازینہ کی بات صفوہ کو بلکل بے معنی اور بے تکی لگی تھی اور ازینہ کا اپنا بھی یہی خیال تھا وہ نہیں جانتی تھی اس نے یہ بچکانہ بات کیوں کی ہے،،،

"شاہ میر اب نہیں رہا ٹھیک ہے؟؟؟ تو اس فضول بات کا کوئی مطلب نہیں"

صفوہ کو شاید وہ بات بری لگ گئی تھی۔۔۔

آئی ایم سوری یار میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہیں تھا بس تمہارے لیئے فکر مند ہو رہی تھی"

ازینہ نے جلد ہی اسے معزرت کر لی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں"

صفوہ نے اپنے لبوں پے زبردستی کی مسکراہٹ سجائی۔۔۔اب اسے دور سے علیم چاچو آتے دکھائی دے رہے تھے اس نے ان کو دیکھ کے اپنا دایاں ہاتھ اوپر کر کے لہرایا تھا۔۔وہ بھی اس کی طرف دیکھ کے مسکرائے تھے اور اسے گاڑی کی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

!!!وہ ازینہ کو خدا حافظ کہہ کے اب ان کی طرف بڑھ گئی تھی

بابا کیوں نہیں آئے آج؟؟؟"

..گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے پہلا سوال یہی کیا تھا

تمہیں نہیں پتا؟"

www.novelsclubb.com

علیم چاچو نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

کیا چیز؟صفوہ کو ابھی بھی سمجھ نہیں آئی"

آج برتھ ڈے ہے تمہارے باباکا!! بہار نے انہیں سرپرائز دینا تھا اس لیئے زبردستی خیام" نے اپنے ساتھ مصروف رکھا ہوا ہے انہیں۔۔۔

صفوہ کو یے بات دل پے لگی تھی۔۔وہ کیسے ان کا جنم دن بھول سکتی تھی۔۔۔اس کے چہرے پے شرمندگی کے تاثرات پھیل چکے تھے۔۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک تھی اس لیئے تم بھول گئی ہو گی"

www.novelsclubb.com

علیم چچا بغیر کچھ کہے اس کی بات سمجھ گئے تھے صفوہ کے چہرے پے اب شرمندگی کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی تھی۔۔۔کتنے اچھے لوگ تھے اس کے پاس اس کا خیال رکھنے کے لیئے اس کو سمجھنے کے لیئے۔۔بس ایک وہ ہی نہیں تھا جس کو ہونا چاہیے تھا۔۔۔اور بس اس ایک خیال کے آنے کی دیر ہوتی تھی اور صفوہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جایا

کرتی تھی وہ جاچکا تھا لیکن وہ جا کے بھی کبھی نہیں گیا تھا وہ یہیں تھا اس کے دل میں اس کے پاس!!!! گاڑی اب یونیورسٹی سے باہر نکل چکی تھی سڑکوں پے بھاگتی گاڑی میں بیٹھی وہ شیشے سے باہر بھاگتی سڑکوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے لیئے تو سڑکیں ہی بھاگ رہی تھی۔۔۔اسلام آباد میں آج موسم سہانا ہو رہا تھا ہر طرف بادل چھائے ہوئے تھے ایسے لگتا تھا بوندا باندی ہونے والی ہے۔۔۔

اس نے اپنے کھلے بالوں کو جوڑے میں قید کر کے بیگ سے پنز نکال کے لگادیں تھیں۔۔۔ اسکے چہرے پے ابھی بھی کچھ لٹیں نکل کے آرہی تھیں۔۔۔جو بار بار اس کے گالوں سے ٹکراتی۔۔۔

اس کا ارادہ اب شیشہ نیچے کرنے کا تھا۔۔۔اس نے بٹن پر ہاتھ رکھ کے پریس کیا تھا شیشہ کھلتا چلا گیا تھا اور اسی لمحے اس کی نظر ایک چہرے پے پڑی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کسی سے بات کرتا ہوا کسی دکان میں جا رہا تھا۔۔۔

صفوہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی اس کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔اس کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی گاڑی آگے کی سمت جا رہی تھی وہ شخص پیچھے جا رہا تھا

اور تبھی صفوہ چیخ پڑی تھی

"چاچو جلدی گاڑی روکیں جلدی"

علیم چچا نے فوراً سے بریک پے پاؤں مارا تھا وہ گھبرا گئے تھے اچانک صفوہ کے چیخنے پے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا بیٹا؟؟؟انہوں نے اپنا چہرہ پیچھے کی جانب موڑا تھا جہاں صفوہ بیٹھی تھی۔۔بس" گاڑی رکنے کی دیر تھی صفوہ ان کو "دو منٹ میں آتی ہوں" کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھول کے نیچے اتر گئی تھی۔۔۔

گاڑی سے اترتے ہی وہ بھاگتی ہوئی اس طرف گئی تھی جہاں پے ابھی وہ تھا۔۔۔

آس پاس گزرتے ہوئے لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے اسے کسی چیز کا کوئی خیال نہیں تھا بس وہ بغیر رکے دوڑتی جارہی تھی اس کی سانسیں پھول چکی تھیں اس کے بالوں کا بنا ہوا جوڑا ڈھلک کے پیٹھ پے لڑھک گیا تھا۔۔۔

وہ اب اس دکان کے سامنے آکے رکی تھی بلکل اسی جگہ جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑا تھا بلکل اسی جگہ۔۔۔

!!!اس نے اپنے سینے پے ہاتھ رکھ کے آنکھیں بند کی تھی اور گہری سانسیں لی تھی

اس کے پاؤں چلنے سے انکاری تھے اس کا جسم اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا اس کے دماغ

!!!!نے بیک وقت کام کرنے سے ہمت ہاری تھی لیکن دل

اس کے دل نے ان سب کے سامنے بغاوت کی تھی اسکے دل نے اس کا ساتھ دیا تھا اس کا دل ایک ہی نام کا ورد کر رہا تھا

"شاہ میر شاہ"

www.novelsclubb.com

اس نے زبردستی اپنے پاؤں کو گھسیٹا تھا اور اس دکان کا دروازہ پُش کیا تھا۔۔اندر چند لوگ شاپنگ کرتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔

اس کی نظریں بس اسی کو ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔۔اس کے ماتھے سے پسینے کے قطرے بہہ رہے تھے جو اے سی کی کولنگ کی وجہ سے اب سوکھ چکے تھے اور اس کو ٹھنڈ کا احساس دلا رہے تھے۔۔۔اس کے ہاتھ بھی ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔۔۔

صفوہ کو ادھر اُدھر نظریں دوڑاتا دیکھ کر کاؤنٹر پہ کھڑا ایک نوجوان اس کی طرف آیا تھا

میم میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں؟؟؟"

www.novelsclubb.com

صفوہ اس کی آواز پہ چونک گئی تھی کچھ لمحے وہ خاموش رہی اس کو کچھ کہنے کے لیئے الفاظ نہیں مل رہے تھے لیکن پھر اچانک سے اس کے دماغ نے اس کا ساتھ دینا شروع کیا تھا اس کے دماغ نے اسے بتایا تھا وہ یہاں کیا کرنے آئی ہے کیوں آئی ہے!!؛

جی یہاں دو لڑکے آئے تھے ابھی؟"

صفوہ کا سوال اس نوجوان کو عجیب لگا تھا یے اس لڑکے کے چہرے کے تاثرات سے نظر آرہا تھا لیکن صفوہ کا دماغ اس وقت اتنا حاضر نہیں تھا کہ وہ اس نوجوان کے چہرے کو بغور دیکھ کے کچھ سمجھتی فی الوقت اسے اپنے آپ کی سمجھ بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔

جی یہاں تو بہت لوگ آتے ہیں میں نہیں جانتا آپ کس کی بات کر رہی ہیں؛ !کیا آپ "
"کوئی تصویر وغیرہ دکھا سکتی ہیں شاید میں پہچان جاؤں

اس لڑکے کی بات پے صفوہ نے فوراً گردن ہاں میں ہلائی تھی لیکن پھر اسے یاد آیا اس کا موبائل تو گاڑی میں رہ گیا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے پاس موبائل تو نہیں ہے ابھی لیکن میں ان کا حلیہ بتا سکتی ہوں "صفوہ یے کہہ کر" بغیر رکے شاہ میر کا حلیہ بتانے لگی،،اس نے سرمئی رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اس پے بلیک جیکیٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ لڑکے نے اس کی بات بیچ میں کاٹ دی

میم آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہاں اس طرح کا کوئی بندہ نہیں آیا "لڑکا اب واپس" اپنے کام کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔ صفوہ وہاں اکیلے کھڑی تھی اب۔۔۔

اور چھن سے جیسے کچھ ٹوٹا تھا صفوہ کے اندر۔۔ایک امید سی بندھی تھی وہ بھی ٹوٹ گئی تھی

ہاں شاہ میر بھلا کیسے ہو سکتا ہے وہ تو مر چکا ہے "اس کی بائیں گال پے اسے کسی گرم ابلتی" ہوئی چیز کا احساس ہوا تھا۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور گال تک لے گئی وہاں پے گرم آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی تھیں اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آنسو پونچھے تھے اور گہری گیلی سانس اندر کھینچی تھی۔۔۔

وہ اس کی نظروں کا دھوکہ تھا بس اور کچھ نہیں

صفوہ نے اپنے قدم واپس اسی راستے پے بڑھا دیئے جہاں سے وہ آئی تھی۔۔

وہ غیر حاضر دماغ کے ساتھ اس دکان سے نکلی تھی اور قدم بہ قدم چلتی جا رہی تھی اس کے قدم سست ہو رہے تھے ایسے جیسے وہ زبردستی اپنے پاؤں کو گھسیٹ رہی ہو۔۔۔

"صفوہ؟؟؟ کہاں چلی گئی تھی بیٹا میں کتنا پریشان ہو گیا تھا"

اور اچانک نجانے کہاں سے علیم چچا آ گئے تھے

علیم چاچو کی آواز پے اس کا غیر حاضر دماغ حاضر ہوا تھا۔۔ چچا یقیناً اسی کو ڈھونڈنے آئے ہوں گے یہاں۔۔ وہ نہیں جانتی کس طرح مگر پھر اس نے زبردستی اپنے چہرے پے مسکراہٹ سجائی

کچھ نہیں وہ بس پرانی دوست نظر آگئی تھی اسکا کانٹیکٹ نمبر کھو گیا تھا مجھ سے ابھی بس" نظر آگئی تو اس سے ملنے چلی گئی "صفوہ نے زبردستی چہرے پے مسکراہٹ سجائے بے تکا جواب دیا تھا۔۔

علیم چچا پہلے چپ چاپ اسے دیکھتے رہے پھر اسے کے گرد بازو پھیلا کے بولے "اچھا چلو اب چلتے ہیں گھر سب انتظار کر رہے ہوں گے"

صفوہ بھی ان کے ساتھ چل دی

*******

www.novelsclubb.com

وہ جب سے گھر آئی تھی کھوئی کھوئی سی لگ رہی تھی۔۔ گھر پے بہار نے بہت اچھی سجاوٹ کی تھی سب کے ساتھ مل کے،،، سجاوٹ گھر کے اوپر والے حصے میں کی گئی تھی تا کہ بابا کو گھر آتے ساتھ ہی سب کچھ پتا نہ چل پائے۔۔ وہ اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی تھی بار بار اس کے سامنے وہ منظر آ جاتا دماغ اور دل کی جنگ دو بدو تھی۔۔ دماغ کہتا شاہ میر

مر چکا ہے بھلا وہ کیسے ہو سکتا ہے دل کہتا شاہ میر ہی تھا وہ،،،دماغ کہتا وہ اس کی نظر کا دھوکہ ہے دل کہتا نہیں وہ منظر حقیقت تھا خیال نہیں۔۔۔

کیا دیکھے جا رہی ہو خود کو اب حسین لگ رہی ہو اس کا یے مطلب تو نہیں ناں کہ یہیں" "کھڑے کھڑے خود کو دیکھتی رہو

نجانے کب نازلین کمرے میں آئی اس کو احساس بھی نہ ہو سکا

اور صفوہ نے اب نظر اٹھا کے خود کو آئینے میں بغور دیکھا تھا۔۔۔اور وہ مسکرائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

دور کہیں کسی نے اس کو اپنے لیپ ٹاپ کی اسکرین پے دیکھ کے بولا تھا" مسکراہٹ دیکھ) کر ان کی ہم ہوش گنوا بیٹھے،، ہم ہوش میں آنے ہی والے تھے وہ پھر سے مسکرا بیٹھے۔۔۔

اور وہ خود بھی مسکرا اٹھا تھا مسکرانے کی وجہ سے اس کی بائیں گال پے گڑھا واضح ہوا تھا۔۔

وہ زیادہ دیر تک نہیں مسکراتا تھا لیکن اس وقت اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب نہیں ہو رہی تھی)

صفوہ نے ہائی ویسٹ وشدر رنگ کا فراک پہنے رکھا تھا۔۔اس میں وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

بال کرل کیئے ایک طرف ڈالے ہوئے تھے میک اپ کے نام پے بلیکش رنگ کی لپ اسٹک لگا رکھی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں لگ تو حسین رہی ہوں "صفوہ نے اپنی تعریف کر کے کندھے اچکائے وہ آج والا" واقعہ نازلین کو نہیں بتانا چاہتی تھی اس لیئے اپنے آپ کو اس نے عام انداز میں ڈھال لیا تھا۔۔

میں بھی تو اچھی لگ رہی ہوں "نازلین نے یے کہہ کر منہ بسورا تھا"

صفوہ کو اچانک ہنسی آگئی تھی وہ کھلکھلا کے ہنس دی اور اس کے سر پے ایک چپٹ ماری۔۔
ایک عرصے بعد وہ اس طرح ہنسی تھی،،،

ہاں تو کس نے کہا بری لگ رہی ہو؟ بہت اچھی لگ رہی ہو "صفوہ نے ہنستے ہوئے یے کہا"
تھا۔۔

نازلین نے کمر پے آتی سرمئی رنگ کی شرٹ پے راسبیری رنگ کی پینل اسکرٹ پہنی ہوئی تھی جس میں وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی بالوں کی اس نے اونچی پونی ٹیل بنائی ہوئی تھی،،،میک کے نام پے سرخ رنگ کی لپ اسٹک اور مسکارہ ہی لگا یا ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم لوگ آرہے ہو یا نہیں بابا بھی آگئے ہیں اب تو؟؟ فاریہ بھابھی کی آواز پہ ان دونوں" نے اپنا رخ دروازے کی جانب کیا تھا۔۔۔

ہاں ہم بس آہی رہے تھے "صفوہ نے یہ کہہ کر اپنا موبائل فون بیڈ سے اٹھایا تھا اور" نازلین کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔۔

جب نازلین نے صفوہ کی بات پہ غور کر اس کو دیکھا اس نے بات ہی ایسی کی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نازو تمہیں اب شادی کر لینی چاہیے،،، کیا بوڑھی ہو کے کروگی؟؟ صفوہ نے یہ کہہ کر" اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔

اوہ شٹ اپ یارا اگر کوئی اس قابل ملا تو کر لوں گی،،ایک ہی زندگی ہے کسی آئے گئے سے "
"شادی کر کے برباد تھوڑی کر دوں گی

نازلین کے جواب پے صفوہ نے ابرو اٹھا کے اس کو گھورا تھا،،

وہ دونوں اب اوپر والے پورشن میں پہنچ چکی تھی۔۔۔

کہیں کوئی؟؟صفوہ نے "کوئی" پے زور دیا تھا جس پے نازلین نے گھور کے اس کو"
دیکھا،،

ایسا کچھ بھی نہیں ہے"وہ دونوں ابھی اور بھی باتیں کرنے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن۔۔۔"

www.novelsclubb.com

تم لوگوں کی باتیں ختم ہو گئی ہوں تو میرا راستہ چھوڑ دو؟؟خیام ان کے پیچھے ہی کھڑا تھا"
ابھی ہی اوپر آیا تھا وہ،،،

صفوہ اور نازلین دونوں ہی وہاں سے ہٹ گئی تھی،،،

اور وہ ان کے سامنے سے گزر گیا تھا۔۔۔

بد تمیز کہیں کا"اس کے وہاں سے غائب ہوتے ہی نازلین نے اس کی شان میں جملہ کسا" تھا،،،

******

www.novelsclubb.com

بابا کے کیک کاٹنے کے بعد وہ عالیان کے ساتھ سیلفیاں لینے میں مصروف تھی،،،

جبھی اسے ایک میسج وصول ہوا،،، یے میسج اسی انجان نمبر اسی انجان آدمی کی طرف سے تھا،،، "امید ہے تم نے اپنا ارادہ نہیں بدلا ہو گا آٹھ بجے تک پہنچ جاؤ گی کیونکہ میں ایک سیکنڈ بھی دیر برداشت نہیں کرتا،،،

صفوہ نے نوٹیفکیشن سے ہی میسج دیکھ لیا تھا وہ ابھی اس عجیب انسان کے منہ لگ کے اپنا موڈ نہیں خراب کرنا چاہتی تھی،،،،

اس نے میسج نظرانداز کر کے اب دوبارہ سے موبائل کا فرنٹ کیمرہ آن کیا تھا اور عالیان کے سر سے اپنا سر ٹکا کے سیلفیاں لینے لگی تھی،،،،اس کی سیلفی لیتے ہوئے سامنے نظر پڑی تھی جہاں پھوپھو سب سے الگ تھلگ بیٹھی اداس سی نظر آ رہی تھی،،،

www.novelsclubb.com

پھوپھو کو اس طرح دیکھ کے اس کو کبھی اچھا نہیں لگتا تھا اس لیئے اس نے پھوپھو کے پاس جانے کا ارادہ کیا،،،،

عالیان تم ماما کے پاس جاؤ مجھے پھوپھو سے کچھ بات کرنی ہے ٹھیک ہے؟؟؟اس نے آرام" سے بات کرتے ہوئے عالیان سے اجازت چاہی،،،

عالیان نے اس کی بات پے اثبات میں سر ہلادیا،،،،

وہ عالیان کا گال چوم کے وہاں سے اٹھی تھی اور سامنے پھوپھو کی طرف گئی تھی،،،وہ آہستہ آہستی قدم اٹھاتی اب ان کے عین برابر میں بیٹھ چکی تھی وہ۔۔۔

پھوپھو آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں سب سے الگ؟ دیکھیں سب لوگ کتنا انجوائے کر" رہے ہیں،،، باتیں کر رہے ہیں،،،

www.novelsclubb.com

پھوپھو دوسری جانب دیکھ رہی تھی اس لیئے انہیں صفوہ کی آمد کا اندازہ نہیں ہو سکا تھا،،،

صفوہ کی بات پے انہوں نے اپنے چہرے کا رخ صفوہ کی جانب موڑا تھا،،،

میں بس تھک گئی تھی اس لیئے یہاں بیٹھ گئی بیٹا" انہوں نے چہرے پے مسکراہٹ سجا" کے اسے جواب دیا تھا،، وہ اچھی طرح جانتی تھی پھوپھو شاہ میر کو یاد کر رہی ہیں لیکن انہوں نے اپنے احساسات صفوہ کے سامنے ظاہر نہیں کیئے تھے کیونکہ وہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتی تھی،،،

صفوہ نے ان کی بات کا جواب نہیں دیا بس مسکرا دی اور اپنا سر ان کے کاندھے پر رکھ کے انہیں گلے لگا لیا،،

پھوپھو اسکی اس حرکت پے مسکرا دی تھیں اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی،،،

www.novelsclubb.com

صفوہ بیٹا مجھے کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے تمہارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے اور اس میں کہیں نہ " کہیں ہمارا بھی ہاتھ ہے" ان کی اس بات پے صفوہ نے ان کے کاندھے سے سر اٹھایا تھا اور ان کو دیکھنے لگی،، وہ سمجھ نہیں سکی تھی پھوپھو کس ظلم کی بات کر رہی ہیں،،،

"کونسا ظلم؟؟میرے ساتھ تو ایسا کچھ نہیں ہو رہا"

صفوہ کی بات پہ انہوں نے اس کی گال پہ ہاتھ رکھا تھا اور گہری سانس بھری تھی،،،
"بیٹا تم شادی کرلو کب تک ایسے اداس پھرتی رہو گی تمہاری شادی ہو جائے گی تو زندگی بدل جائے گی تمہاری"

انہوں نے اسے سمجھانا چاہا تھا اور یے بات صفوہ تو ہر گز نہیں سمجھنا چاہتی تھی،،

www.novelsclubb.com

میں ابھی ایسا کچھ نہیں سوچ رہی آپ مجھ سے پہلے ان دونوں کی کروائیں جو مجھ سے بڑی ہیں"اس نے نظریں اٹھا کے سامنے دیکھا تھا جہاں بہار طفیل بھائی اور فاریہ بھابھی کے ساتھ تصاویر لے رہی تھی،،اور نازلین عالیان کو کسی بات پہ تنگ کر رہی تھی وہ بار بار اس کی باتوں پہ منہ پھلا لیتا،،،

ان دونوں کا معاملہ مختلف ہے تمہارا ان سے مختلف معاملہ ہے" پھوپھو کی بات پے وہ" بدقت مسکرائی تھی،،،اسکے چہرے کا رنگ تک زرد پڑ گیا تھا اور ہمیشہ شادی کی بات سن کے اس کے چہرے کے رنگ اڑ جایا کرتے تھے،،،

مجھے جب کرنی ہو گی میں سب سے پہلے آپ ہی کو بتاؤں گی سبھی میرے اگیزامس سر" پے ہیں" وہ جواب دے کر ایک لمحہ بھی مزید وہاں نہیں بیٹھی تھی اور وہ بیٹھ بھی نہیں سکتی تھی،،وہ وہاں سے اٹھ کے نیچے والے پورشن میں چلی گئی تھی جب اس کی نظر خیام پے پڑی تھی جو کسی سے کال پے بات کرتا ہوا ہاتھ میں کار کی چابی لیئے کہیں جانے لگا تھا،،،

www.novelsclubb.com

جاری ہے،،،،